مفت سلسلہ اشاعت نمبر 86

رد الرفضہ

مصنف

امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ

امام احمد رضا خان

فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

جمعیّت اِشاعت اہلِسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نام کتاب	:	ردالرفضہ
مؤلف	:	امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ
ضخامت	:	۳۲ صفحات
تعداد	:	۲۰۰۰
مفت سلسلہ اشاعت	:	۸۶

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان زیر نظر کتاب جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی 86ویں کڑی کے طور پر پیش کرنے کا شرف حاصل کررہی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ جلالت میں دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے صدقے وطفیل ہماری اس کاوش کو قبول ومنظور فرمائے اور ہمیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے نقوش پا پر گامزن فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات سے ہم سب سنی مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور ان کی قبر پر انوار پر کروڑہا کروڑ رحمت و رضوان کے پھولوں کی بارشیں فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَدُّ الرّفضہ

۱۳۲۰ھ

از سیتاپور

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا۔ اس کے بعض بنی عم رافضی تبرائی ہیں وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں۔ اس صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

بینوا و توجروا

مرسلہ

حکیم سید محمد مہدی

الجواب

الحمد لله الذی هدانا و کفانا و اوانا عن الرفض و الخروج و کل بلاء نجانا و الصلوة و السلام علی سیدنا و مولانا و ملجانا و ماوانا محمد و اله و صحبه الاولین ایمانا و لاحسنین احسانا و الا مکنین ایقانا(آمین)

سب حمدیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت دی اور رفض اور خروج سے کفایت اور پناہ دی اور ہر بلاء سے نجات دی، اور صلوٰۃ و سلام ہو ہمارے آقا، مولیٰ، ہمارے ملجا اور ماویٰ محمد ﷺ اور ان کی آل و صحابہ پر جو ایمان لانے میں پہلے اور نیکی میں احسن اور ایمان و یقین میں پختہ ہیں، آمین!

صورت مستفسرہ میں یہ رافضی ان مرحومہ سیدہ سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پا سکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی عم نہیں خاص حقیقی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ ان کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے۔

موانع الارث اربعة (الی قوله) و اختلاف الدینین (۱)

وراثت کے موانع چار ہیں، دین کا اختلاف، تک بیان کیا۔(ت)

تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامۂ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔

در مختار مطبوعہ مطبع ہاشمی ص ۶۴ میں ہے:

ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها کقوله ان الله تعالی جسم کالاجسام و انکاره صحبة الصدیق (۱)

اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہے تو کافر ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے۔ یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

طحطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۴ میں ہے۔

و کذا اخلافته (۲)

اور ایسے ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل ۱۵ اور خزانۃ المفتین قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح الاقتداء به و من لا یصح میں ہے۔

الرافضی ان فضل علیا علی غیره فهو مبتدع و لو انکر خلافة الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فهو کافر (۳)

رافضی اگر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامہ احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۵ میں ہے:

فی الروافض من فضل علیا علی الثلاثة فمبتدع و ان انکر خلافة الصدیق او عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فهو کافر (۱)

رافضیوں میں جو شخص مولا علی کو خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

وجیز امام کردری مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے :

من انکر خلافة ابی بکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه فهو کافر فی الصحیح و من انکر خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه فهو کافر فی الاصح(۲)

خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے۔ یہی صحیح ہے اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۴ میں ہے :

قال المرغینانی تجوز الصلوٰة خلف صاحب هوی و بدعة و لا تجوز خلف الرافضی و الجهمی و القدری و المشبه و من یقول بخلق القرآن حاصله ان کان هوی لا یکفر به صاحبه تجوز مع الکراهة و الافلا۔(۳)

امام مرغینانی نے فرمایا :

بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی اور رافضی، جہمی، قدری تشبیہی کے پیچھے ہوگی ہی نہیں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اس بد مذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

فتاوی عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے :

هکذا فی التبیین و الخلاصة و هو الصحیح هکذا فی البدائع

ایسا ہی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے۔ ایسا ہی بدائع میں ہے۔

اسی کی جلد ۳، ص ۲۶۴ اور بزازیہ جلد ۳ ص ۳۱۹ اور الاشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور اتحاف الابصار والبصائر مطبع مصر ص ۱۸۷ اور فتاوی انقرویہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین مطبع مصر ص ۱۳ سب میں فتاوی خلاصہ سے ہے :

الرافضی ان کان یسبّ الشیخین و یلعنهما (والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ) فهو کافر و ان کان یفضل علیا کرم اللّٰہ تعالیٰ وجهه علیهما فهو مبتدع

رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذ اللہ برا کہے کافر ہے اور اگر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔

اسی کے صفحہ مذکورہ اور برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ ص ۲۱ اور فتاوی ظہیریہ سے ہے :

من انکر امامة ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه فهو کافر و علی قول بعضهم هو مبتدع و لیس بکافر و الصحیح انه کافر و کذلك ومن انکر خلافة عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه فی اصح الاقوال۔

امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے اور بعض نے کہا بد مذہب ہے کافر نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔ اسی طرح خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صحیح قول میں کافر ہے۔

وہیں فتاوی بزازیہ سے ہے :

و یجب اکفارهم باکفار عثمان و علی و طلحة و زبیر و عائشة

رضی اللہ تعالیٰ عنہم
رافضیوں اور ناصبیوں اور خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے۔ اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین عثمان و مولیٰ علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔

بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے :

يكفر بانكاره امامة ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه على الاصح كانكاره خلافة عمر رضى الله تعالىٰ عنه على الاصح

اصح یہ ہے کہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے :

الرافضى ان فضل عليا فهو مبتدع و ان انكر خلافة الصديق فهو كافر

رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بد مذہب ہے اور اگر خلافت صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

اسی کے ص ۶۳۱ میں ہے :

يكفر بانكاره صحبة ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه و بانكاره امامته على الاصح و بانكاره صحبة عمر رضى الله تعالىٰ عنه على الاصح۔

جو شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو کافر ہے۔
یونہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار کرے مذہب اصح میں کافر ہے۔

یونہی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار قول اصح پر کفر ہے۔

غنیہ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۴ میں ہے :

المراد بالمبتدع من يعتقد شيئا على خلاف ما يعتقده اهل السنّة و الجماعة و انما يجوز الاقتداء به مع الكراهة اذا لم يكن ما يعتقده يؤدّى الى الكفر عند اهل السنّة اما لو كان مؤدّيا الى الكفر فلا يجوز اصلا كالغلاة من الروافض الذين يدعون الالوهية لعلى رضى اللّٰه تعالىٰ عنه او ان النبوة كانت له فغلط جبريل و نحو ذالك مما هو كفر و كذا من يقذف الصدّيقة او ينكر صحبة الصدّيق او خلافته او يسب الشيخين۔

بد مذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات میں اہلسنّت و جماعت کے اختلاف عقیدہ رکھتا ہو اور اس کی اقتداء کراہت کے ساتھ اس حال میں جائز ہے جب اس کا عقیدہ اہلسنّت کے نزدیک کفر تک نہ پہنچاتا ہو اگر کفر تک پہنچائے تو اصلاً جائز نہیں جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں یا یہ کہ نبوت ان کے لیے تھی جبرئیل نے غلطی کی اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں اور یوں ہی حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے۔

کفایہ شرح ہدایہ مطبع بمبئی جلد اول اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی ص ۳۲ میں ہے :

ان كان هواه يكفر اهله كالجهمى و القدرى الذى قال بخلق القرآن والرّافضى الغالى الذى ينكر خلافة ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه لا تجوز الصّلٰوة خلفه۔

بد مذہبی اگر کافر کر دے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کہے اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار کرے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

شرح کنز للملا مسکین مطبع مصر جلد اول ص ۲۰۸ ہامش فتح المعین میں ہے :

فى الخلاصة يصح الاقتداء باهل الا هواء الا الجهمية و الجبرية و القدرية و الرافضى الغالى و من يقول بخلق القران و المشبه وجملته ان من كان من اهل قبلتنا و لم يغل فى هواه حتى لم يحكم بكونه كافرا تجوز الصّلوٰة خلفه و تكره و اراد بالرّافضى الغالى الذى ينكر خلافة ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه۔

خلاصہ میں ہے بد مذہبوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ مگر جہمیہ و جبریہ و قدریہ و رافضی غالی و قائل خلق قرآن و مشبہ کے اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بد مذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اسے کافر نہ کہا جائے اس کے پیچھے نماز بکراہت جائز ہے اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔

طحطاوی علی مراقی الفلاح مطبع مصر ص ۱۹۸ میں ہے :

ان انكر خلافة الصدّيق كفر و الحق فى الفتح عمر بالصدّيق فى هذا الحكم و الحق فى البرهان عثمان بهما ايضا و لا تجوز

الصّلاة خلف منكر المسح على الخفين او صحبة الصدّيق و من يسبّ الشيخين او يقذف الصدّيقة و لا خلف من انكر بعض ما علم من الدين ضرورة لكفره و لا يلتفت الى تاويله و اجتهاده۔

یعنی خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور برہان شرح مواہب الرحمٰن میں فرمایا خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے۔ اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مسح موزہ یا صحابیت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت رکھے اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شئے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا نہ اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا۔

نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر ہامش مجیبہ ص ۴۰ اور نسخہ قدیمہ قلمیہ مع الشرح فصل من کتاب السیر میں ہے :

و من لعن الشيخين او سب كافر و من قال فى الايدى الجوارح اكفر
و صحح تكفير منكر خلافة ال عتيق و فى الفاروق ذلك الاظهر

جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرا بکے یا بُرا کہے، کافر ہے اور جو کہے ید اللہ سے ہاتھ مراد ہے۔ وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے۔ اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار میں قول مصحح تکفیر ہے اور یہی دربارۂ انکار خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اظہر ہے۔

تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ العلامہ الشرنبلالی قلمی کتاب السیر میں ہے :

الرافضی اذا سب ابا بکر و عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما و لعنهما یکون کافرا و ان فضّل علیهما علیا لا یکفر و هو مبتدع

رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے یا ان پر تبرا بکے کافر ہو جائے اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ان سے افضل کہے کافر نہیں گمراہ بدمذہب ہے

اسی میں وہیں ہے :

من انکر خلافة ابی بکر الصدّیق فهو کافر فی الصحیح و کذا منکر خلافة ابی حفص عمر ابن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه فی الاظهر

خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے۔ اور ایسا ہی قول اظہر میں خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی۔

فتویٰ علامہ نوح آفندی پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبداللہ آفندی پھر مغنی المستفتی عن سوال المفتی پھر عقود الدریہ مطبع مصر جلد اول ۹۲، ۹۳ میں ہے :

الروافض کفرة جمعوا بین اصناف الکفر منها انهم ینکرون خلافة الشیخین و منها انهم یسبّون الشیخین سود اللّٰہ وجوههم فی الدارین فمن اتصف بواحد من هذه الامور فهو کافر ملتقطا۔

رافضی کافر ہیں طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں ازانجملہ خلافت شیخین کا انکار کرتے ہیں ازانجملہ شیخین کو بُرا کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں رافضیوں کا منہ کالا کرے جو ان میں کسی بات سے متصف ہو کافر ہے۔

ملتقطا

انہیں میں ہے :

اما سبّ الشیخین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما فانه کسب النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم و قال الصدر الشهید من سبّ الشیخین او لعنهما یکفر

شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہنا ایسا ہے جیسا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا اور امام صدر شہید نے فرمایا جو شیخین کو بُرا کہے یا تبرا بکے کافر ہے۔

عقود الدریہ میں بعد نقل فتویٰ مذکورہ ہے :

و قد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة العثمانیه لا زالت مؤیدة بالنصرة العلیة الافتاء فی شان الشیعة المذکورین و قد اشبع الکلام فی ذلک کثیر منهم و الفوا فیه الرسائل و ممن افتی بنحو ذلک فیهم المحقق المفسر ابو مسعود افندی العمادی و نقل عبارته العلامة الکواکبی الحلبی فی شرحه علی المنظومته الفقهیة المسمّاة بالفوائد السنیه۔

علمائے دولت عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرت الٰہی سے مؤید رہے، ان سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انہوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دیئے۔ بہت نے طویل بیان لکھے اور اس کے بارے میں رسالے تصنیف کیے اور انہیں میں سے جنہوں نے روافض کے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا۔ محقق مفسر ابو مسعود آفندی عمادی (سردار مفتیان دولت علیہ عثمانیہ) ہیں ۔اور ان کی عبارت علامہ کواکبی حلبی نے اپنے منظومہ فقہیہ مسمی بہ فوائد

سعیہ کی شرح میں نقل کی۔

اشباہ قلمی فن ثانی باب الرواۃ اور اتحاف ص ۱۸۷ اور انقروی جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین ص ۳۱ سب میں مناقب کردری سے ہے

یکفر اذا انکر خلافتهما او یبغضهما لمحبة النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه و سلم لهما

جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا ان سے بغض رکھے کافر ہے کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں۔

تنویر الابصار متن در مختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹ میں ہے :

کل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الکافر بسب النبی او الشیخین او احدها

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات شیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہوا۔

اشباہ والنظائر قلمی فن ثانی کتاب السیر اور فتاوی خیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۴، ۹۵ اور اتحاف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر ۱۸۶ میں ہے۔

کافر تاب فتوبته مقبولة فی الدنیا والاخرة الا جماعة الکافر بسب النبی صلّی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و سائر الانبیاء و بسب الشیخین او احدهما۔

جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا و آخرت میں قبول ہے مگر کچھ کافر ایسے ہیں

جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا، دوسرا وہ کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا۔

در مختار میں ہے :

فی البحر عن الجوهرة معزیا للشهید من سب الشیخین او طعن فیهما کفر و لا تقبل توبته و به اخذ الدبوسی و ابو اللیث و هو المختار للفتویٰ انتهی و جزم به الاشباه و اقره المصنف۔

یعنی بحر الرائق میں بحوالہ جوہرہ نیرہ شرح مختصر قدروی امام صدر شہید سے منقول ہے جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا ان پر طعن کرے وہ کافر ہے اس کی توبہ قبول نہیں اس پر امام دبوسی و امام فقیہ ابو لیث سمرقندی نے فتویٰ دیا اور یہی قول فتوی کے لیے مختار ہے۔ اسی پر اشباہ میں جزم کیا۔ اور علامہ شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ غزی ابو عبد اللہ تمر تاشی نے اُسے برقرار رکھا، اور پُر ظاہر کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پا سکتا۔

در مختار ص ۲۸۳ میں ہے :

موانعه الرّق و القتل و اختلاف الملّتین اسلاما و کفرا ملتقطا۔

یعنی میراث کے مانع ہیں غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا اور مورث و وارث میں اسلام و کفر کا اختلاف۔

تبیین الحقائق جلد ۶ ص ۲۴۰ اور عالمگیری جلد ۶ ص ۴۵۴ میں ہے :

اختلاف الدین ایضا یمنع الارث و المراد به الاختلاف بین

الاسلام و الکفر

مورث ووارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے اور اس سے مراد اسلام وکفر کا اختلاف ہے۔

بلکہ رافضی خواہ وہابی خواہ کوئی کلمہ گو جو باوصف ادعائے اسلام عقیدۂ کفر رکھے وہ تو بتصریح ائمہ دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔

ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اخیر ص ۵۶۳ اور در مختار ص ۶۶۸ اور عالمگیری جلد ۶ ص ۱۴۲ میں ہے:

صاحب الھوی ان کان یکفر فھو بمنزلة المرتد

بدمذہب اگر عقیدۂ کفریہ رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ ہے۔

غرر متن درر مطبع مصر جلد ۲ ص ۳۴۶ میں ہے:

ذو ھوی ان اکفر فکا المرتد

بدمذہب اگر تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے۔

ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر جلد ۲ ص ۶۸۹ میں ہے:

ان حکم بکفرہ بما ارتکبہ من الھوی فکا المرتد

اگر اسی بدمذہبی کے سبب اس کے کفر کا حکم دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے۔

نیز فتاوٰی ہندیہ جلد ۲ ص ۲۶۴ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۰۷، ۲۰۸ اور برجندی شرح نقایہ جلد ۴ ص ۲۰ میں ہے:

یجب اکفار الروافض فی قولھم برجعة الاموات الی الدنیا (الی قولہ) و ھؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام و احکامھم احکام المرتدین کذا فی الظھیریہ

یعنی رافضیوں کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے۔ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں ایسا ہی فتاوٰی ظہیریہ میں ہے۔ اور مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں۔ مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتی کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا ترکہ بھی ہرگز اسے نہیں پہنچ سکتا۔

عالمگیری جلد ۶ ص ۴۵۵ میں ہے:

المرتد لا یرث من مسلم و لا من مرتد مثله کذا فی المحیط

مرتد نہ کسی مسلمان اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا وارث ہوگا، ایسے ہی محیط میں ہے۔ (ت)

خزانۃ المفتین میں ہے

المرتد لا یرث من احد لامن المسلم ولا من الذمی ولا من مرتد مثله

مرتد کسی کا بھی وارث نہ بنے گا نہ مسلمان نہ ذمی اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا۔ (ت)

یہ حکم فقہی مطلق تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبرا و انکار خلافت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔

و الاحوط فیه قول المتکلّمین انھم ضلال من کلاب النار لا کفار وبه ناخذ

اس میں محتاط متکلمین کا قول ہے کہ وہ گمراہ اور جہنمی کتے ہیں کافر نہیں، اور یہی ہمارا مسلک ہے (ت)

اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں۔

کفر اول :

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے اس میں سے کچھ سورتیں امیر المؤمنین عثمان غنی ذوالنّورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں۔ کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیے۔ کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیلی کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔

اللہ عزوجل سورۂ حجر میں فرماتا ہے :

انا نحن نزلنا الذّکر و انا له لحافظون

بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بے شک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ ص ۴۲۸ میں ہے :

لحٰفظون ای من التحریف و الزیادة و النقص

تبدیل و تحریف اور کمی بیشی سے حفاظت کرنے والے ہیں۔(ت)

جلالین شریف میں ہے :

لحٰفظون من التبدیل و التحریف و الزیادة و النقص

یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے ہم خود اس کے نگہبان ہیں اس سے کہ کوئی اسے

بدل دے یا الٹ پلٹ کر دے یا کچھ بڑھا دے یا کچھ گھٹا دے۔

جمل مطبع مصر جلد ۲ ص ۵۶۱ میں ہے :

بخلاف سائر الكتب المنزلة فقد دخل فيها التحريف و التبديل بخلاف القرآن فانه محفوظ عن ذلك لا يقدر احد من جميع الخلق الانس و الجن ان يزيد فيه او ينقص منه حرفا واحدا او كلمة واحدة

یعنی بخلاف اور کتب آسمانی کے کہ ان میں تحریف و تبدیل نے دخل پایا اور قرآن اس سے محفوظ ہے تمام مخلوق جن و انس کسی کی جان نہیں کہ اس میں ایک لفظ یا ایک حرف بڑھا دیں یا کم کر دیں۔

اللہ تعالیٰ حم السجدہ میں فرماتا ہے :

و انه لکتٰب عزیز o لا یأتیه الباطل من بین یدیه و لا من خلفه تنزیل من حکیم حمید o

بے شک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے باطل کو اس کی طرف اصلا راہ نہیں نہ سامنے سے نہ پیچھے سے یہ اتارا ہوا ہے۔ حکمت والے سراہے ہوئے کا۔

تفسیر معالم التنزیل شریف مطبوعہ بمبئی جلد ۴ ص ۳۵ میں ہے :

قال قتاده و السدی الباطل هو الشيطان لا يستطيع ان يغير او يزيد فيه او ينقص منه قال الزجاج معناه انه محفوظ من ان ينقص فياتيه الباطل من بين يديه او يزاد فيه فياتيه الباطل من خلفه و على هذا المعنى الباطل الزيادة و النقصان

یعنی قتادہ وسدی مفسرین نے کہا باطل کہ شیطان ہے قرآن میں کچھ گھٹا بڑھا بدل نہیں سکتا زجاج نے کہا باطل کہ زیادت و نقصان ہیں قرآن ان سے محفوظ ہے۔ کچھ کم ہو جائے تو باطل سامنے سے آئے بڑھ جائے تو پس پشت سے اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے محفوظ ہے۔

کشف الاسرار امام اجل شیخ عبد العزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخر الاسلام بزدوی مطبوع قسطنطنیہ جلد ۳ ص ۸۸، ۸۹ میں ہے :

کان نسخ التلاوة و الحکم جمیعا جائزا فی حیاة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاما بعد وفاته فلا یجوز قال بعض الرافضة و الملحدة ممن یتستر باظهار الاسلام وهو قاصد الی افساده هذا جائز بعد وفاته ایضا و زعموا ان فی القران کانت ایات فی امامة علی و فی فضائل اهل البیت فکتمها الصحابة فلم تبق باندراس زمانهم و الدلیل علی بطلان هذا القول قوله تعالیٰ انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون کذا فی اصول الفقه لشمس الائمة ملتقطا۔

قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت و حکم دونوں کا منسوخ ہونا زمانہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جائز تھا بعد وفات اقدس ممکن نہیں بعض وہ لوگ کہ رافضی اور نرے زندیق ہیں بظاہر مسلمانی کا نام لے کر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں اور حقیقۃً انہیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی ممکن ہے۔ وہ بکتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولیٰ علی اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور

اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا ہی امام شمس الائمہ کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔

امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۶۴ میں ہے بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کر کے فرماتے ہیں :

و کذلك و من انکر القران او حرفا منه او غیر شیئا منه او زاد فیه

یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے کچھ بدل لے یا قرآن میں اس موجودہ میں کچھ زیادہ بتائے۔

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنو ص ۶۱۷ میں ہے :

اعلم انی رأیت فی مجمع البیان تفسیر الشیعة انه ذهب بعض اصحابهم الی ان القرآن العیاذ باللّٰه کان زائدا علی هذا المکتوب قد ذهب بتقصیر من الصحابة الجامعین العیاذ باللّٰه لم یختر صاحب ذلك التفسیر هذا القول فمن قال بهذا القول فهو کافر لانکاره الضروری

یعنی میں نے طبرسی رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ اس موجود سے زائد تھا۔ جن صحابہ نے قرآن جمع کیا عیاذاً باللہ ان کے قصور سے جاتا رہا اس مفسر نے یہ قول اختیار نہ کیا، جو اس کا قائل ہو کافر ہے کہ ضروریات دین سے منکر ہے۔

کفر دوم :

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

شفا شریف ص ۳۶۵ میں انہیں اجماعی کفروں کے بیان میں ہے :

و کذلک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء

اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں ان غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

امام اجل نووی کتاب الروضہ میں پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر ص ۴۴ میں کلام شفا نقل فرماتے ہیں اور مقرر رکھتے ہیں ملا علی قاری شرح شفا مطبوعہ قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۵۲۶ میں فرماتے ہیں :

ھذا کفر صریح یہ کھلا کفر ہے

منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ص ۱۴۶ میں ہے :

ما نقل عن بعض الکرامیۃ من جواز کون الولی افضل من النبی کفر و ضلالۃ و الحاد و جھالۃ

وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفر و ضلالت و بے دینی و جہالت ہے۔

شرح مقاصد مطبوع قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۳۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی

آخر فصل اول باب ثانی میں ہے :

و اللفظ ان الاجماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء

بے شک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کہ انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ و السلام اولیائے عظام سے افضل ہیں۔

و حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۱۵ میں ہے :

التفضیل علی نبی تفضیل علی کل نبی

کسی غیر نبی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے افضل بتانا ہے

شرح عقائد نسفی مطبع قدیم ص ۶۵ پھر طریقہ محمدیہ حدیقہ ندیہ ص ۲۱۵ میں ہے

و اللفظ لھما (تفضیل الولی علی النبی) مرسلا کان اولا (کفر و ضلال کیف و ھو تحقیر للنبی) بالنسبۃ الی الولی (و خرق الاجماع) حیث اجمع المسلمون علی فضیلۃ النبی علی الولی الخ باختصارہ

ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل بتانا کفر و ضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ ولی سے نبی کو افضل ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ص ۱۷۵ میں ہے :

النبی افضل من الولی و ھو امر مقطوع بہ و القائل بخلافہ کافر لانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ۔

نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

روافض کے مجتہدان حال نے اپنے فتووں میں ان صریح کفروں کا صاف اقرار کیا ہے

یہ فتوی رسالہ تکملہ ردروافض ورسالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سیتاپور ۱۲۹۳ھ و۱۸۷۶ء میں مفصل مذکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں

فتوی (۱) :

چه میفرمایند مجتهدین دریں مسئله که مرتبه ولی مصطفی علی المرتضی علیه السلام از سائر انبیائے سابقین علیهم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل است یا نه۔ بیوا توجروا۔

فتوی (۱)

کیا فرماتے ہیں مجتہدین دین اس مسئلہ میں کہ ولی مصطفیٰ علی مرتضی علیہ السلام ماسوائے محمد رسول اللہ ﷺ کے باقی تمام انبیائے سابقین سے افضل ہیں یا نہیں؟ بیوا توجروا۔

الجواب :۔

افضل است، واللہ یعلم .... ہو العالم ۱۲۸۳ھ الراقم میر آغا عفی عنہ

الجواب :۔

افضل ہیں، اللہ جانتا ہے .... ہو العالم ۱۲۸۳ھ الراقم میر آغا عفی عنہ

فتوی (۲) :

چه میفرمایند دریں مسئله که در کلام مجید جمع کردۂ عثمان

تحریف از تخریج آیات مدائح جناب امیر علیه السلام وغیره واقع شده یا نه۔

فتوی (۲)

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں امیر علیہ السلام کی مدح والی آیات میں تحریف کی گئی ہے یا نہیں؟

الجواب :

این امر بر سبیل جزم و قطع ثابت نیست لیکن متحمل است

واللہ یعلم، ہو العالم .... ۱۲۸۳، الراقم میر آغا عفی عنہ۔

الجواب :۔

یہ چیز یقینی اور قطعی نہیں تاہم احتمال ہے، اللہ جانتا ہے۔

واللہ یعلم، اللہ جانتا ہے .... ۱۲۸۳، الراقم میر آغا عفی عنہ۔

فتوی (۳) :

مسئله دوم مرتبه اہلبیت نبوی صلوٰۃ اللّٰه علیهم اجمعین سیما حضرت علی مرتضی از سائر انبیاء افضل است یا نه

فتوی (۳) :

دوسرا مسئلہ کہ نبی کے اہل بیت صلوات اللہ علیہم اجمعین خصوصاً علی مرتضی تمام انبیاء سے افضل ہیں یا نہیں؟

الجواب :

البته مراتب ائمه ہدی از سائر انبیاء ، بلکه رسولان اولو العزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوۃ اللہ علیه زیادہ بود و رتبۂ جناب امیر نیز..........."سید علی محمد ۱۲۶۳"۔

الجواب :

البتہ ائمہ ہدیٰ کا مرتبہ تمام انبیاء بلکہ رسولوں سے ماسوائے خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ کے زیادہ تھااور رتبہ جناب امیر کا بھی۔

فتوی(۴) :

مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یا نہ۔

فتوی(۴) :

ساتواں مسئلہ، عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں تحریف اور کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں؟

الجواب :

تحریف جامع القرآن بلکه محرق و محرف قرآن در نظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان و ہم چنیں نقصان بعضی آیات وارده در فضیلت اہل بیت علیہم السلام مدلول قراین بسیار و آثارات بیشمار "سید علی محمد ۱۲۶۳"

الجواب :

قرآن کے جامع بلکہ جلانے والے اور تحریف کرنے والے کی تحریک نظم قرآن یعنی

ترتیب آیات میں فریقین کے مفسرین کے کلام اور نظم قرآن کے عنوان سے واضح ہے، اور یونہی اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت میں وارد بعض آیات میں کمی بہت سے قرائن اور بے شمار آثار سے ثابت ہے۔ سید علی محمد ۱۲۶۳"

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیروکار ہوتے ہیں۔ اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قول سے اسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتوے بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقیناً ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا۔ بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم و پیشوا اور مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔

شفاء شریف ص ۳۶۲ میں انہیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے :

و لہذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل، و وقف فیهم او شك او صحح مذهبهم و ان اظهر مع ذلك الاسلام و اعتقده و اعتقد ابطال كل مذهب سواه فهو كافر باظهاره ما اظهر من خلاف ذلك۔

ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اسکے خلاف اس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔

اسی کے ص ۳۲۱ اور فتاوی بزازیہ جلد ۳ ص ۳۲۲، اور درر و غرر مطبع مصر

جلد اول ص ۳۰۰ اور فتاویٰ خیریہ جلد اول ص ۹۴، ۹۵ اور در مختار ص ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول ص ۶۱۸ میں ہے:

من شك فی كفره و عذابه فقد كفر

جواس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بالیقین خود کافر ہے۔

علمائے کرام نے خود روافض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی علامہ نوح آفندی و شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی و علامہ حامد عمادی آفندی مفتی دمشق الشام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول ص ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم فرماتے ہیں۔

ھؤلاء الكفرة جمعوا بين اصناف الكفر و من توقف فی كفرهم فهو كافر مثلهم اهـ مختصراً

یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو ان کے کفر میں توقف کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے۔اھ مختصرا

علامہ الوجود مفتی ابو السعود اپنے فتاویٰ پھر علامہ کواکبی شرح فرائد سنیہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحامدیہ ص ۹۳ میں فرماتے ہیں:

اجمع علماء الاعصار علی ان من شك فی كفرهم كان كافرا۔

تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ جو ان رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ

تنبیہ جلیل:

مسلمانو! اصل مدار ضروریات دین ہیں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر

کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی ان کا وہی حکم رہے گا کہ منکر یقیناً کافر مثلاً عالم جمیع اجزائہ حادث ہونے کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی۔ غایت یہ کہ آسمان وزمین کا حدوث ارشاد ہوا ہے۔ مگر باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے۔ جس کی اسانید کثیرہ فقیر کے رسالہ مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید میں مذکور تو وجہ وہی ہے کہ حدوث جمیع ماسوی اللہ ضروریات دین سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں۔

اعلام امام ابن حجر ص ۱۷ میں ہے:

زاد النووی فی الروضة ان الصواب تقييده بما اذا جحد مجمعا عليه يعلم من دين الاسلام ضرورة سواء كان فيه نص ام لا۔

علامہ نووی نے روضہ میں یہ زائد کہا کہ درست یہ ہے اسے اس چیز سے مقید کیا جائے جس کا ضروریات اسلام سے ہونا بالاجماع معلوم ہو اس میں کوئی نص ہو یا نہ ہو۔(ت)

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن عظیم حمد للہ تعالیٰ شرقاً غرباً قرناً فقرناً تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے باجماع مسلمین بلاکم وکاست وہی تنزیل رب العالمین ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں میں ان کے ایمان ان کے اعتقاد ان کے اعمال کے لیے چھوڑی اسی کا ہر نقص وزیادت و تغیر و تحریف سے مصؤن و محفوظ اور اسی کا وعدہ حقہ صادقہ انا له لحافظون میں مراد و ملحوظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین سے ہے نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہاں کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک ہے یہ تو نقص و تحریف سے محفوظ نہیں ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دندان غول کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن بغل کتمان میں دبائے بیٹھی ہے انا له لحافظون کا مطلب یہی ہے یعنی مسلمانوں سے عمل تو

اسی محرف مبدل ناقص نامکمل پر کرائیں گے اور اس اصلی جعلی کو ......

برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر

(رکھنے کے لئے پتھر اور سونا برابر ہیں۔ت)

کی کھوہ میں چھپائیں گے۔ گویا "حافظون" کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں سے محفوظ رکھیں گے۔ انہیں اسکی پرچھائیں نہ دکھائینگے بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتنا ہی بدل جائے مگر علم الٰہی لوح محفوظ میں تو بدستور باقی ہے۔ حالانکہ علم الٰہی میں کوئی شیئ نہیں بدل سکتی پھر قرآن کی کیا خوبی نکلی۔ توریت، انجیل درکنار مہمل سے مہمل ردی سے ردی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے نہ رہا بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہوگئی ہو علم الٰہی ولوح محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے۔ ایسی ناپاک تاویلات ضروریات دین کے مقابل نہ مسموع ہوں نہ ان سے کفر وارتداد اصلا مدفوع ہوں ان کی حالت وہی ہے جو نیچریہ نے آسمان کو بلندی جبرئیل و ملائکہ کو قوت خیر، ابلیس شیاطین کو قوت بدی، حشر و نشر جنت و نار کو محض روحانی نہ جسدی بنالیا۔ قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات سے بدل دیا۔ ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام وایمان قطعاً درہم برہم ہوجائیں بت پرست لا الہ الا اللہ کی تاویل کرلیں گے۔ کہ یہ افضل واعلیٰ میں حصر ہے۔ یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں۔ جیسے :

لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار

(علی کرم اللہ وجہہ کے بغیر کوئی بہادر جوان نہیں اور ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔ت)

وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ ایسے مرتدان لیام مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات وشفا ہے۔

و باللہ التوفیق و الحمد للہ رب العالمین

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد، رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی۔ کہ زانیہ کے لیے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتی کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلا کچھ حصہ نہیں ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام، جو ان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لیے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لیے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوے کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کرکے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔

و باللہ التوفیق و اللہ سبحنہ و تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ الامی ﷺ

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ

عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

(فتاویٰ رضویہ: جلد ۱۴، ص ۲۴۹ تا ۲۶۸، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور فتویٰ

مسئلہ :

علمائے اہلسنّت والجماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ آج کل اکثر سنت والجماعت فرقہ باطلہ کی صحبت میں رہ کر چند مسائل سے بد **عقیدہ** ہوگئے ہیں اگر چہ حضور کی تصانیف کثیرہ ہیں ہر قسم کے مسائل موجود ہیں لیکن **احقر کی نگاہ** سے یہ مسئلہ نہیں گزرا اسی واسطہ اس مسئلہ کی زیادہ ضرورت ہوئی اور نیز **عوام کا ایمان** تازہ ہوگا اور بد عقیدہ لوگ گمراہی سے باز آوینگے مجملہ ان کے ایک مسئلہ **ذیل میں تحریر** ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت زید کہتا ہے کہ وہ لالچی **شخص تھے یعنی** انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور آل رسول (**صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**) یعنی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑ کر ان کی خلافت لے لی اور ہزار ہا **صحابہ کو شہید کیا۔**

بکر کہتا ہے کہ میں ان کو خطا پر جانتا ہوں۔ ان کو امیر نہ **کہنا چاہیے عمر** کا یہ قول ہے کہ وہ اجلہ صحابہ میں سے ہیں ان کی توہین گمراہی ہے۔ **ایک اور شخص** جو اپنے آپ کو سنی المذہب کہتا ہے اور کچھ علم بھی رکھتا ہے (حق یہ ہے کہ وہ نرا جاہل ہے) وہ کہتا ہے کہ سب صحابہ اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ **تعالیٰ عنہ** اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما (**نعوذ باللہ منہا**) لالچی تھے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعش مبارک رکھی **تھی** اور وہ اپنے اپنے خلیفہ ہونے کی فکر میں لگے ہوئے تھے۔

ان چاروں شخصوں کی نسبت کیا حکم ہے۔ ان کو **سنت والجماعت** کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور حضور کا اس مسئلہ میں کیا مذہب ہے جواب مدلل عام ارقام فرمایئے ؟

الجواب :

اللہ عزوجل نے سورۂ حدید میں صحابہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ کہ قبل فتح مکہ مشرف با یمان ہوئے اور راہ خدا میں مال

خرچ کیا جہاد کیا۔ دوسرے وہ کہ بعد پھر فرمایا و کلاو عد اللہ الحسنی دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا انکو فرماتا ہے اولئك عنها مبعدون وہ جہنم سے دور رکھے گئے لا یسمعون حسیسها اسکی بھنک تک نہ سنیں گے وھم فی ما اشتھت انفسھم خلدونo لا یحزنھم القرع الاکبر قیامت کی سب سے بڑی گھبراہٹ انھیں غمگین نہ کریگی و تتلقھم الملئکۃ فرشتے ان کا استقبال کریں گے ھذا یومکم الذی کنتم توعدون یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے تو جو کسی صحابی پر طعن کرے، اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے اور ان صحابہ کے معاملات پر جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں۔ ارشاد الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہل اسلام کا کام نہیں۔ رب عزوجل نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرمادیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا۔

و اللہ بما تعلمون خبیر

اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کروگے بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا۔

اس کے بعد کوئی بکے اپنا سر کھائے خود جہنم میں جائے۔ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

و من یکون یطعن فی معاویۃ
فذاك من کلاب الھاویہ

جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں سے ایک کتا ہے۔

ان چار شخصیتوں میں عمر کا قول سچا ہے۔ زید و بکر جھوٹے ہیں اور چوتھا شخص سب سے بدتر خبیث رافضی تبرائی ہے۔ امام کا مقرر کرنا ہر مہم سے زیادہ ہے۔ تمام انتظام دین و دنیا اسی سے متعلق ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنازہ انور اگر قیامت تک رکھا رہتا تو اصلاً کوئی خلل متحمل نہ تھا۔ انبیاء علیہم السلام کے اجسام طاہرہ بگڑتے نہیں سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ و السلام بعد انتقال ایک سال

کھڑے رہے سال بھر بعد دفن ہوئے۔

جنازۂ مبارک حجرۂ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں تھا۔ جہاں اب مزار انور ہے۔ اس سے باہر لے جانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس نماز اقدس سے مشرف ہونا ایک ایک جماعت آتی پڑھتی اور باہر جاتی دوسری آتی یوں یہ سلسلہ تیسرے دن ختم ہوا اگر تین برس میں ختم ہوتا تو جنازۂ اقدس تین برس یوں ہی رکھا رہنا تھا کہ اس وجہ سے تاخیر دفن اقدس ضروری تھی۔ ابلیس کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب تھا تو سب سے سخت الزام امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر ہے یہ تو لالچی نہ تھے اور کفن دفن کا کام گھر والوں ہی سے متعلق ہوتا ہے یہ کیوں تین دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ انہیں نے ہی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ کام کیا ہوتا پچھلی خدمت جالائے ہوتے۔ تو معلوم ہوا کہ اعتراض ملعون ہے اور جنازۂ انور کا جلد دفن نہ کرنا ہی مصلحت دینی تھا جس پر علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور سب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اجماع کیا۔ مگر

چشم بد اندیش که بر کنده باد عیب نماید به نگاہش ہنر

یہ خبثا خذلہم اللہ تعالیٰ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ایذا انہیں دیتے بلکہ اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے:

من آذاهم فقد آذاني ومن اذاني فقد اذا الله يوشك ان يأخذه

جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرلے۔

و العياذ بالله تعالىٰ و الله تعالىٰ اعلم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ
محمدن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(فتاویٰ رضویہ جلد ۹، صفحہ ۵۱، ۵۲، مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی۔)، (احکام شریعت ص ۱۰۳، ۱۰۴)